بسم الله الرحمن الرحیم

به نام خداوند بخشنده مهربان

In the Name of Allah, the Compassionate the Merciful

Al-Mustafa International
Translation and Publication Center

سیرت امیر المومنین علیہ السلام

عبد اللہ محمدی

مترجم
ذوالفقار حیدر

حرف ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اور ارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں -ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے -اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روز آمد ، منظّم ، عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے- نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی ظلّہ کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے-

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اور ارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلند افکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے ، جدید علمی متون تولید کرنے ، علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اور طلاب کی منظّم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے -یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے-

تعلیمی مراکز ایک منظّم ، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد و ترقی کر سکتے ہیں- درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے-

جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیر ایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے، جس کے لیے اس ادارہ کی ایک اہم کوشش کا عنوان، مناسب درسی نصاب تالیف کرنا ہے- دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے-

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

فہرست

تمہید ____ ۱۱

مقدمہ ____ ۱۵

پیش لفظ ____ ۱۷

پہلی فصل: علی علیہ السلام کی زندگی کا ایک جائزہ ____ ۱۹

ولادت سے بعثت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ تک ____ ۱۹

بعثت سے ہجرت تک ____ ۲۰

ہجرت سے رحلت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ تک ____ ۲۱

رحلت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سے خلافت تک ____ ۲۲

دوران خلافت ____ ۲۴

زندگی کے آخری لمحات ____ ۲۴

دوسری فصل: امام علی علیہ السلام کے فضائل ____ ۲۷

امام علی علیہ السلام قرآن کی روشنی میں ____ ۲۷

امام علی علیہ السلام، احادیث نبوی کی روشنی میں ____ ۲۸

متضاد صفات اور تمام کمالات ____ ۲۹

بعض انبیاء پر علی علیہ السلام کی فضیلت ____ ۳۰

فصاحت و بلاغت ____ ۳۰

تیسری فصل: علی علیہ السلام کے متعلق مختلف شخصیات کے بیانات ______ ۳۳

معاویہ بن سفیان ______ ۳۳

عمر بن عبد العزیز ______ ۳۳

ابن سینا ______ ۳۴

طہٰ حسین ______ ۳۴

محمود عقّاد ______ ۳۵

علی الوردی ______ ۳۵

جبران خلیل جبران ______ ۳۶

جرج جرداق ______ ۳۷

میخائیل نعیمہ ______ ۳۷

چوتھی فصل: علی علیہ السلام کا مکتب فکر ______ ۳۹

امام علی علیہ السلام کا فلسفی مکتب ______ ۳۹

امام علی علیہ السلام کے بے نظیر عقلی مباحث ______ ۴۰

عقل کی حدود کا تعیّن ______ ۴۱

لوگوں کیلئے عقلی معارف کا بیان ______ ۴۳

امام علی علیہ السلام کا حقوقی مکتب ______ ۴۴

حق و تکلیف کا رابطہ ______ ۴۴

اللہ تعالیٰ کا حق ______ ۴۵

لوگوں کے ایک دوسرے پر حقوق ______ ۴۶

لوگوں اور حکومت کے حقوق ______ ۴۶

حیوانات اور ماحولیات کا حق ______ ۴۹

امام علی علیہ السلام کا سیاسی مکتب ______ ۴۹

امام علیہ السلام کی نظر میں سیاست ______ ۴۹

حکومت کی ضرورت ______ ۵۰

معاشرتی عدالت ______ ۵۱

ایک مدیر اور رہبر کی شرائط ۵۲
۱- عفو اور مہربانی کا سلوک ۵۲
۲- مصلحت پسندی سے اجتناب ۵۳
۳- انحرافات کے ہمرنگ ہونے سے اجتناب ۵۳
۴- لالچ اور ہوس سے دوری ۵۳
لوگوں کی فضیلت کا معیار ۵۴
امام علی علیہ السلام کا اخلاقی مکتب ۵۵
اخلاق کی عدم نسبیت ۵۵
کامل انسان ۵۵
نفس کی معرفت ۵۶
نفس کی کرامت ۵۷
نفس کی بندگی ۵۸
زُہد کی حقیقت ۵۸
دنیا کی حقیقت ۵۹
پانچویں فصل: امام علی علیہ السلام کی سیرت ۶۱
وحدت کی پاسداری ۶۱
عدالت کی پاسداری ۶۳
اصولوں کی پابندی ۶۵
امام علی علیہ السلام کا مخالفین کے ساتھ برتاو ۶۷
امام علی علیہ السلام کا عام لوگوں کے ساتھ برتاو ۷۰
چھٹی فصل: علی علیہ السلام کا جاذبہ اور دافعہ ۷۳
امام علیہ السلام کی شخصیت کا اثر ۷۳
امام علی علیہ السلام کی شخصیت کا جاذبہ ۷۳
علی علیہ السلام کی جاذبیت کا راز ۷۴
علی علیہ السلام کا دافعہ ۷۵

ساتویں فصل: امام علی علیہ السلام کے دوستوں کی خصوصیات ____ ۷۷

مالک اشتر نخعی ____ ۷۷

عمار یاسر ____ ۷۸

ابوذر غفاری ____ ۷۹

صعصعہ بن صوہان ____ ۸۱

عدی بن حاتم ____ ۸۲

میثم تمار ____ ۸۳

آٹھویں فصل: امام علی علیہ السلام کے مخالفین کی خصوصیات ____ ۸۵

امام علی علیہ السلام کے دشمنوں کی خصوصیات ____ ۸۵

۱- جہالت ____ ۸۵

۲- نفاق ____ ۸۶

۳- بے جا تعصب ____ ۸۹

خوارج ____ ۸۹

خوارج کی صفات ____ ۹۱

خوارج کے عقائد ____ ۹۳

اِس دور کے خوارج ____ ۹۴

نویں فصل: امام علی علیہ السلام کی مظلومیت ____ ۹۷

امام علی علیہ السلام کی تنہائی ____ ۹۷

خوارج کی جانب سے امام علی علیہ السلام کی اہانت ____ ۹۷

امام علی علیہ کی مخفیانہ تشییع جنازہ ____ ۹۸

شہادت کے بعد امام علی علیہ السلام کی توہین ____ ۹۹

دسویں فصل: سوالات وجوابات ____ ۱۰۱

قرآن میں امام علیہ السلام کا نام کیوں نہیں آیا؟ ____ ۱۰۱

نماز کی حالت میں سائل کی طرف توجہ ____ ۱۰۲

انگوٹھی کی قیمت ______ ۱۰۳
خلافت قبول کرنے سے انکار ______ ۱۰۳
گورنروں کا انتخاب ______ ۱۰۴
حکمیت میں کامیابی ______ ۱۰۵
مزید مطالعہ کیلئے ______ ۱۰۷
کتابنامہ ______ ۱۰۸

تمہید

عہد حاضر کے حقیقت طلب اور تشنہ علم نوجوان، اپنے دینی معتقدات و تعلیمات کے متعلق گہری آشنائی حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ فکری، ثقافتی اور معاشرتی مسائل و موضوعات کے بارے میں گہری نظر کے حامل ہو سکیں۔ لہٰذا وہ مختلف کتب کے مطالعہ میں مصروف ہیں لیکن یہ تشنگیِ علم انہیں بیشتر و بہتر علم و آگہی کی دعوت دیتی ہے تاکہ وہ اصل اور بنیادی افکار کے سہارے اپنی فکر کی تعمیر کر سکیں۔

اسلامی مکتوبات کے درمیان علّامہ شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے علمی آثار، ایک جامع، معتدل، صحیح، عقلی اور مستحکم مجموعہ کے بطور موجودہ اور آئندہ نوجوان نسل کے لئے معتبر راہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اصلیت، تخلیق، انصاف، استحکام، قلم کی رسائی، عبارت کی روانی، عصری ضرورتوں کا خیال، منظّم فکری نظام کا تعارف، انصاف پسندانہ تنقید، حاصل شدہ نتائج و نظریات کا مستحکم دفاع، وہ خصوصیات ہیں جن کے بموجب علّامہ شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کو جلا ملی ہے اور دوام عطا ہوا ہے۔ ان خصوصیات کے سبب، نوجوان نسل اور علمی حلقہ پر ان کے علمی مکتوبات اور افکار و نظریات سے آشنائی نیز ان کی علمی میراث کی حفاظت لازمی قرار پاتی ہے۔

"کانون اندیشہ جوان" نے جدید نسل کی دلچسپی کے پیش نظر اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات سے انہیں روشناس کرانے کی غرض سے "چلچراغ حکمت" نامی مجموعۂ کتب کی اشاعت کی ہے جس کی بنیاد شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مطبوعہ آثار ہیں۔

اس مجموعہ کتب میں کوشش کی گئی ہے:

۱. ہر کتاب ایک خاص موضوع کے سلسلہ میں ہو۔

۲. معیار، "بہتر" کا انتخاب ہو۔ شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ کو ان کی تمام مطبوعہ کتب اور ڈائریوں سے اخذ کرتے ہوئے موضوعاتی شکل میں خلاصۃً پیش کیا جائے۔

۳. مؤلف کا تصرّف، تالیف، اقتباس، خلاصہ اور تنظیم و ترتیب کی حد تک ایک جدید پیرائے اور جاذب فصول کی صورت میں ہو۔

۴. شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے اسلوب کا خیال اور امانت کی رعایت، ہر کتاب کی ترتیب کا معیار ہو۔

۵. مجموعہ ہذا کے اعتبار کی خاطر تمام مطالب و مضامین کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مطبوعہ آثار سے مستند کیا جائے۔

۶. مؤلف کی ذاتی وضاحتوں کو اصل عبارت سے الگ، مقدمہ یا اصل کلام کے بعد مرقوم کیا جائے۔

"چلچراغ حکمت" افکار شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے سرسبز باغ تک پہنچانے کے لئے محض ایک پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نوجوان قارئین اور طلّاب اس مجموعہ کتب کے مطالعہ کے بعد خود کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات سے بے نیاز نہیں سمجھیں گے بلکہ دوسرے مرحلہ میں ان کی کتب کے مطالعہ کی طرف راغب و مانوس ہوں گے۔

اس مجموعہ کے عناوین و فصول کی ترتیب میں چلچراغ حکمت کے علمی گروہ کے اعضاء منجملہ: جناب عبد الحسین خسرو پناہ، جناب حمید رضا شاکرین، جناب محمد علی داعی نژاد، جناب علی ذو علم محمد باقر پور امینی (علمی زعیم) کی پیہم نگرانی نیز مدیر انتظامات جناب عباس رضوانی نسب اور ان کے معاونین جناب رضا مصطفوی (ایڈیٹر) اور جناب میکائیل نوری کی مساعی جمیلہ کے ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

چلچراغ حکمت کے سلسلہ کی اس کتاب کا موضوع " سیرت امیر المومنین علیہ

السلام" ہے، جو رضا شاکرین صاحب کے زیر نگرانی جناب عبداللہ محمدی صاحب کی مساعی جمیلہ سے معرض وجود میں آ سکی ہے۔

ہم اس مجموعہ کی ترتیب و تنظیم میں تعاون کرنے والے تمام افراد کے شکر گزار ہیں اور قارئین کی تجاویز اور تبصروں کا استقبال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ مجموعہ کتب جدید نسل کی علم افزائی، فکرسازی اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے پاکیزہ افکار و نظریات سے ان کی انسیت و آشنائی میں راہگشا ثابت ہوگا۔

مقدمہ

عالم اسلام میں ہمیشہ سے قرآن و اہلبیت علیہم السلام کی بے نظیر تعلیمات کے سایہ میں عظیم ہستیوں نے تربیت پائی جنہوں نے اپنے علم و عمل اور فکر و معرفت کے ذریعہ تشنگان اسلام ناب محمدی کو سیراب کیا جو زمانے کے اعتبار سے کسی بھی صدی میں ہی کیوں نہ گزر بسر کرتے ہوں، لیکن اپنی فکر و معرفت کی وجہ سے وہ ہمیشہ زمانے سے آگے رہے اور ہر دور کی نسل کو اپنے بلند افکار سے آراستہ کرتے رہے، وہ ہمیشہ زندرہ و جاوید ہیں کیونکہ ان کی فکر و عمل زندہ و جاوید ہے انہی ہستیوں میں سے بیسویں صدی عیسوی کے عظیم مفکر اسلام آیت اللہ شہید مرتضی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ہے جن کی فکر و عمل، فہم و درایت، کوشش و جد و جہد کا ثانی نہیں ہے، جنہوں نے دین اسلام کے ہر مسئلہ کو باریک بینی سے دیکھا، مختلف فراموش شدہ امور کو پھر سے احیا کیا، آج چار دہائیوں کے بعد بھی ان کے افکار میں وہ تر و تازگی پائی جاتی ہے جس سے دور حاضر ہی نہیں بلکہ ہر دور کی فرسودہ اور شبہات میں گھری نسل کی ناکام تشنگی دور ہوتی رہی، آپ نے اسلام کا نظام اس طرح سے پیش کیا کہ زندگی سے جڑے کسی بھی ظاہری اور روحانی امر کو دینی دستور کے پیرائے میں نکھارا۔ آپ کی فکری اور علمی خدمات اور بلند افکار کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ بانی انقلاب اسلامی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے جگر کا ٹکڑا بتایا، آپ کی شہادت پر گریہ کیا اور آپ کے بلند افکار کی ترویج کے لئے ہر عام و خاص کو راغب کیا ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے امام راحل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ ان ستاروں میں سے ایک ہے جو عمل کو ایمان، اخلاق کو عرفان، برہان کو قرآن اور علم کو حکمت (سے جوڑتے تھے) اپنی شہادت سے سماج کی ہدایت کی اور تاریکیوں کی ظلمتوں میں ڈوبے ہوئے سماج کے لیے مشعل راہ بنے جو ایک چراغ کی طرح جلتے رہے اور اپنے چاہنے والوں کو اپنے نور کی کرنوں سے منور کرتے رہے۔"

آپ مزید فرماتے ہیں: "میں نے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو کھویا ہے لیکن مجھے اس بات پر فخر ہے کہ اسلام کے دامن میں اتنے عظیم اور بہادر جوان کل بھی موجود تھے اور آج بھی ہیں قوت بیان، طہارت روح اور ایمان کی طاقت میں مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ لیکن ان کا برا چاہنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے چلے جانے سے ان کی اسلامی اور فلسفی شخصیت ختم نہیں ہو جائے گی۔

اشراق پبلیکیشنز جموں و کشمیر نے آپ کے افکار کو ہر خاص و عام تک پہنچانے کی غرض سے نیز علمی حلقے بالخصوص کالج اور یونیورسٹیز کے طالب علموں کو زندہ دل او ربیدار افکار سے آگاہی کے واسطے اس فکری مجموعہ "چہل چراغ حکمت" کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی مساعی جمیلہ کی ہے تاکہ آنے والی نسل، دشمنان دین و ایمان کے مقابل میں علمی و فکری اسلحہ سے آراستہ ہو اور انکے اندر امت مسلمہ کو صحیح راہبری اور فکر و عمل کے بحران میں درست اور بروقت مدیریت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

بنابر این اشراق پبلیکیشنز جموں و کشمیر ان تمام طالب علم، علماء، مترجمین، اور اشاعت میں تعاون کرنے والے جملۂ مومنین کی شکر گزار ہے جنھوں نے اس علمی اور فکری خزانے کو نسل جوان تک پہنچانے میں مخلصانہ تعاون کیا ہے۔ اس امید کے ساتھ کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کا سبب بن جائے۔

مظفر حسین بٹ
اشراق پبلیکیشنز جموں و کشمیر

پیش لفظ

ہرچه گفتیم در وصف تو به جائی نرسید　　　خامشی در صفت توست به از گویائی

ہم نے آپ کے اوصاف میں جو کچھ کہا، کچھ بھی نہ کہا ---- آپ کی توصیف میں خاموش رہنا کچھ کہنے سے بہتر ہے۔

حضرت امام علی علیہ السلام کے فضائل و صفات کے دریا سے بہت زیادہ عظیم انسانوں کو آپ کی شخصیت سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا، امام علیہ السلام کی شخصیت کے مختلف پہلو؛ صدر اسلام میں آپکی علمی مرجعیت اور آپکی شخصیت میں مختلف صفات کا جمع ہونا سبب بنا کہ ادب و ہنر کے شائقین، علم و حکمت کے پیاسے، سیاست و حکومت کے نظریہ پرداز، جنگ و شجاعت کے حامی اور تعلیم و تربیت کے ماہرین میں سے ہر کوئی آپکے بحرِ انسانیت میں غوطہ ور ہوا اور اس نے سیرت و فضیلت کے گرانبہا موتی حاصل کرنے کے بعد اپنے معاشرے کے صاحبانِ بصیرت کو پیش کئے، ایسے ہی حقیقت کی جستجو کرنے والوں میں سے ایک فیلسوف شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ ہیں، ایسے عمیق اور نافذ نگاہوں کے مالک صاحبِ فکر ہیں کہ جنکی حکمت و دانائی کے ساتھ ساتھ ان کے دل میں علی علیہ السلام کا عشق بھی موجزن ہے، شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا امام علی علیہ السلام کے کلمات کی طرف مراجعہ انکی روشن فکری اور خلاقیت کو آشکار کرتا ہے، شہید نے صرف اور صرف امام کے فضائل اور احادیث کو بیان ہی نہیں کیا بلکہ امام کے اسوہ ہونے پر تاکید کی ہے، اس زمانے کے مختلف حالات کو امام علی علیہ السلام کے زمانے کی روشنی میں تحلیل کرنا اور امام کے فکری اصول و ضوابط کو اخذ

کرنا شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا اہم ہدف رہا، استاد شہید کے فقہ، اخلاق اور عدالت کے متعلق معاشرتی زاویہ نگاہ کی وجہ سے آپ نے امیر المومنین علیہ السلام کی شخصیت اور افکار سے بہت اہم نتائج حاصل کیئے۔

علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ذات سے عشق اور امام علیہ السلام کی تاریخ اور احادیث پر علمی احاطے کی وجہ سے استاد شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف مناسبتوں پر امام علیہ السلام کے کلمات اور کردار کی تحلیل و وضاحت کی ہے مگر اس مختصر کتاب میں اہم ترین موضوعات کو قلمبند کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ تکرار اور زیادہ مثالیں بیان کرنے سے پرہیز کی جائے اور اسی طرح جن مطالب کا تذکرہ چہل چراغ کے گلدستے کی کسی جلد میں گزرا ہو تو ان کا صرف حوالہ دیا گیا ہے اور اس تعلق سے بحث نہیں کی گئی۔